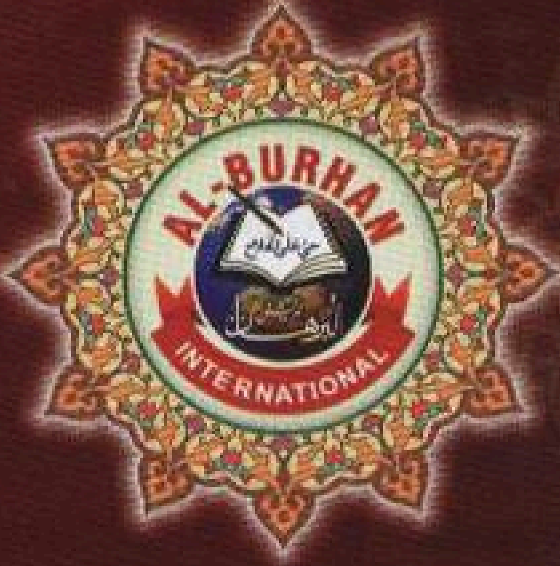
رجسٹریشن نمبر 36-20333 سی پی ایل نمبر FD-107




البرہان فاؤنڈیشن کے زیرِ ادارت خواتین کیلئے اپنی طرز کا واحد جریدہ

# راہنمائے خواتین

جلد نمبر 10 اپریل 2015ء شمارہ نمبر 4

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم پر نظر کریں

## سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## صحابہ کرام کا نظریہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## بعد از وصالِ والدین - اولاد پر حقوق؟

## میت کے احکام

## حیوانات پر شفقت

## عورت کیلئے کچھ خاص

## مجھے شفا کیسے ملی؟

Reg. No.20333-36

البرہان انٹرنیشنل کے زیر ادارت خواتین کیلئے اپنی طرز کا واحد جریدہ

# ماہنامہ راہنمائے خواتین فیصل آباد

جلد نمبر 10 : اپریل 2015ء : شمارہ نمبر 4

زیر سرپرستی
فقیہ عصر بقیۃ السلف حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیر قیادت
صاحبزادہ الحافظ محمد زاہد سلطانی الصدیقی البکری
خانقاہ فتحیہ کوٹلی آزاد کشمیر

مدیر اعلیٰ
محمد افضل سعید

مدیرہ
عائشہ صدیقہ

مجلس ادارت

| | |
|---|---|
| ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس | ڈاکٹر محمد منیر الازہری، مصر |
| ڈاکٹر خضر نوشاہی | ڈاکٹر عبد القوی |
| حافظ محمد اختر (U.K)0044 7551211972 | مولانا حافظ عبد القادر Stok on Trent U.K |
| علامہ محمد اسلم شہزاد | ساجد علی فضل |
| سید عطاء الرحمٰن شاہ U.K | سیف اللہ چاچڑ |
| محمد عابد نعیم آزاد | محمد زید سلطانی |

نوٹ: مقالہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

- ایم خالد اقبال

زر تعاون
قیمت فی شمارہ 35 روپے
علاوہ ڈاک خرچ سالانہ 360 روپے

## آئینہ ترتیب



خط وکتابت کا پتہ
آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد
041-2639940
حبیب بینک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

# ہدیہ عقیدت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## کلام امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمتہ اللہ علیہ

(۱) اہلِ صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمتِ نبوی فرش پر کریں

(۲) ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں
نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

(۳) بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

(۴) سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور ﷺ اپنے کرم پر نظر کریں

☆اہل صراط ۔پل صراط والے☆روح امین ۔جبرائیل امین ☆فرش پر کریں۔ پروں کا فرش بچھائیں☆ فتنہ ہائے۔ ہنگامے ☆حذر۔ پرہیز،☆ ناروں کے پالے۔لاڈ پیار سے پلے ہوئے ☆بد۔بُرے☆ بھلے۔اچھے☆ رخ۔ چہرہ۔☆ اطوار۔جمع طور کی بمعنی رنگ ڈھنگ☆ جال۔دام،جس سے شکاری شکار پھنساتے ہیں☆للہ۔اللہ کے لیے☆ مشکل کشائی۔ مدد،مشکل آسان کرنا ☆ منزل کڑی۔سفر بڑا مشکل☆ شان تبسم ۔مسکراہٹ کی شان۔ ☆ تڑکے۔ پو پھٹنا،صبح سویرے☆ کلک۔قلم کا کانا،قلم☆خنجر۔ بڑا چھرا(فارسی مذکر)☆ خوں خوار۔خون پینے والا،جلا دصفت۔ ☆ برق بار۔بجلیاں گرانے والا☆ اعداء۔جمع عدو کی بمعنی دشمن۔ ☆شر۔فتنہ،شرارت۔

**مفہوم اشعار و خلاصہ تشریح:**

(۱)......اے پل صراط مشکل مقام پر متعین فرشتو! جاؤ جا کے اپنے سرادار حضرت جبریل علیہ السلام سے عرض کر دو کہ مدنی سردار کے غلام پل صراط کی طرف آ رہے ہیں جلدی آئیں اور (معراج کی رات جو ہمارے آقا سے آپ نے وعدہ کیا تھا کہ حضور! اللہ کی بارگاہ میں جا کر میری یہ درخواست پیش کر دیں کہ:

کہ پل صراط پر میں آپ کی امت کے گزرنے کے وقت پر بچھانے کی سعادت حاصل کروں۔(روح البیان ص۲۲۱ ج ۵)

پل صراط پہ آ کر اپنے پر بچھائیں تا کہ حضور کے غلام ان پہ چل کر آسانی کے ساتھ پل صراط کو عبور کر سکیں۔

کیا عقل نے سمجھا ہے کیا عشق نے جانا ہے
ان خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

(۲)...... (نوکر اپنے مالک کے سہارے پر بڑی بے نیازی سے فرشتوں کو ایک اور آرڈر دے رہا ہے) اور ہاں ہاں اے فرشتو! ایک بار اور سنو! یہ محشر کے ہنگامے اب بند کرو، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اب معمولی لوگ نہیں آ رہے بلکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ السلام نے ان کو بڑے نازوں سے پالا ہے اور یہ حضور کے بڑے لاڈلے اور پیارے اُمتی ہیں اس لیے ان کو ڈرانے کی کوشش نہ کرنا، اور اگر یہ ہنگامے ہمارے راستے سے نہ ہٹے تو پھر دیکھ لینا ہم ان کا کیا حشر کرتے ہیں ہمارے آقا کا ایک سجدہ ہی ان کا خاتمہ کرنے کے لیے کافی ہوگا۔

(۳)...... اے میرے پیارے آقا! ہم برے ہیں یا اچھے ہیں، آخر آپ ہی کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں لہٰذا آپ ہی کے ہیں تو آپ کا دَر چھوڑ کے اب کس در پہ جائیں۔

اس شعر میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں استغاثہ کیا گیا ہے یعنی آپ سے مدد طلب کی گئی، آپ سے شفاعت کی بھیک مانگی گئی اور آپ کو بعد از وصال پکارا گیا کچھ لوگ خود جو چاہیں کرتے رہیں ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر تو نظر نہیں آتا جب کہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا فوراً کھٹک جاتا ہے اس کی آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دوسرے فرقے کے بہت بڑے مولانا تقریر میں فرما رہے تھے کہ ہر شئی کا مالک کون ہے؟ سب نے کہا اللہ۔ تو وہ کہنے لگے لیکن احمد رضا بریلوی کہتا ہے میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب۔ لیکن اپنے گھر کی خبر نہ لی، نانوتوی صاحب کا ایک شعر گنگوہی صاحب نے اپنے خطبات میں لکھا ہے

گرفت ہو گی تجھے ایک بندہ کہنے پر
جو ہو سکے بھی خدائی کا ایک تری انکار

یعنی اگر حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی خدائی کا انکار ممکن بھی ہو تو پھر بھی آپ کو ایک بندہ کہنے پر گرفت ضرور ہو گی، اس کے مقابلہ میں اعلیٰ حضرت کا شعر کس قدر حق وانصاف پہ مبنی ہے اور اس میں اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کی آپس میں محبت کا کتنے اچھوتے انداز میں اظہار ہے جب کہ اس مؤخر الذکر شعر میں عقیدہ توحید و رسالت پر کتنی شدید ضرب لگائی ہے اہل علم پر مخفی نہیں۔

اس سے پہلے نعت نمبر (۶) کے ضمن میں چند مشاہیر اسلام کے کچھ اشعار آپ نے بغیر ترجمے کے پڑھے جس میں انہوں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں استغاثہ کیا اور کچھ دیگر عربی فارسی کے اشعار جن میں عظمت اور عقیدہ بزرگان دین کا موضوع تھا اب کچھ عربی اشعار بمعہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں۔

استغاثہ کا ثبوت نصف النہار کے سورج سے بھی زیادہ واضح ہو کر سامنے آ رہا ہے اور پھر اپنے گریبان میں بھی جھانکیں کہ وہ تھے کس منزل میں اور تو کس منزل میں ہے۔

ترجمہ:......پس میں عذر خواہ بن کر حضور ﷺ کے قدموں میں حاضر ہوا ہوں اور عذر قبول کرنے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کون ہے؟ بیشک رسول اللہ ﷺ ایک ایسا نور ہیں جس سے حق کی روشنی ملتی ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک بے نیام تلوار ہیں۔

ترجمہ:...... انہوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کسی کو اعانت کیلئے نہیں لائیں گے اور اگر بلائیں گے تو وہ معاونین خود کمزور اور کم ہیں۔ ان بندگان خدا نبی اکرم ﷺ سی منفرد ہستی بھی ہیں، چاند سے چہرے والے وہ چاند جو روز بروز ترقی پر ہے۔ پس اے رسول اللہ ﷺ ہماری ٹھوس اور مستحکم امداد فرمائیے۔

☆......حضرت امام زین العابدین بن امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی قید میں بادصبا کے ذریعے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں یوں استغاثہ کیا:

ترجمہ:...... ''اے بادصبا! اگر رسرزمین حرم تک ہو تو میرا اسلام اس روضہ تک پہنچا جس میں نبی محترم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اے رحمت عالم! زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے''۔

ترجمہ:...... ''میری طرف سے حضور نبی کریم ﷺ کو یقین دلا دو کہ میں دین حنیف پر رہوں گا۔ چاہے زمین کے جس حصے پر بھی رہوں (جہاں بھی رہوں) ہر مصیبت کے لیے میری جان حاضر ہے، اے مسلمانو! تمہاری عزت کے لیے عزت ڈھال ہے''۔

ترجمہ:...... ''اے رسول خدا! اے سب سے برگزیدہ انسان! آپ کے طفیل اللہ سے حشر کے دن رسوائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے بہترین معاف کرنے والے! امیدوار ہوں کہ میرے کرتوتوں کو آپ نظر انداز کر دیں گے۔ اے شرم وحیا کے مالک! تمام انسانوں کے مالک اور رب کا آپ پر سلام ہو اور سلام کے بعد درود ہو اور یہ صبح وشام قائم رہے''۔

ترجمہ:...... ''اے سرور رسولان کرام! خدا کے حضور ایک التجا پیش کر دیجئے جو میری دلی مراد بر لائے اور میرے گناہ بخش دے۔ اپنی شفاعت سے نواز یئے! جس کے ذریعہ مجھے امید ہے کہ اللہ میرے بدترین گناہوں کو معاف فرمادے گا''۔

ترجمہ:...... ''جو ایسا روشن چہرے والا ہے کہ اس کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کا سرپرست اور بیواؤں کی پناہ ہے''۔

ترجمہ:...... ''آپ ﷺ کی خدمت میں میری یہ حاضری صرف اسی التماس کی خاطر ہے کہ مجھ جیسے عاصی پر نظر کرم فرمائیں اور مجھے اس شریعت حقہ کی تعلیم دیں جس کے احکام میں کوئی نقص اور عیب نہیں۔ آپ ﷺ کی اس کرم فرمائی سے میری تنگ دستی اور بدحالی کے بعد میری حالت درست ہو جائے گی۔ پس اللہ ہی نے آپ ﷺ کو دین حق کی ہدایت فرمائی، آپ ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام ہو اور رحمت ورضوان الٰہی کی بارش آپ ﷺ کی فرودگاہ پر ہمیشہ ہمیشہ برستی رہے''۔ آمین۔

ترجمہ:...... ''اور بھیڑیئے نے آپ ﷺ کے پاس آ کر آپ ﷺ کی تصدیق کی اور ہرنی نے بحالت قید آپ ﷺ سے پناہ مانگی اور وہ اظہار شادمانی کرتی تھی اور اسی طرح وحشی جانوروں نے آ کر آپ ﷺ کو سلام کیا اور اونٹ نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے حضور اپنے حال کی شکایت کی''۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ تعصب میں اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں کہ خدا اور رسول کی بات کو ٹھکرا دیں گے اور اپنے بزرگ کی بات کو رد نہیں کرتے، خاندان ولی اللہ کی جو قدر ومنزلت ان لوگوں کے دلوں میں ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اس لیے دس کا عدد پورا کرنے کے لیے ایک حوالہ اس خاندان کا بھی پیش نظر رہے۔

ترجمہ:...... ''اے احمد مختار! اے زینت مخلوقات عالم! اے خاتم رسولاں! کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اے مصائب سے نجات دینے والے! فریادی کو اے حشر میں رہائی دلوانے والے! اس کو جو آپ سے محبت رکھتا ہو''۔

اب جس کے دل میں آئے پائے وہ روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر بام رکھ دیا

(۴)...... اے میرے کریم آقا! ہم کمینوں کے اعمال وافعال اور چال چلن کو ''دفع'' کریں (ہم مانتے ہیں کہ ہم بخشش کے قابل نہیں ہیں) آپ اپنے کرم کو دیکھیں، ہمارا کام جرم کرنا آپ کا کام کرم کرنا، ہمارا کام خطا کرنا آپ کا کام عطا کرنا، ہمارا کام گناہ کرنا آپ کا کام دعا فرما کر ہمیں بخشوا لینا ہے لہٰذا آپ کے در کے ٹکڑوں پہ پلے ہیں تو ہمیں آپ غیر کی ٹھوکر پہ کیوں ڈالتے ہیں۔

(جاری ہے......)

عشق رسول اکرم ﷺ سے

# حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تحریر: نواز رومانی

علم الانسان کے ماہرین کی تحقیق کے مطابق جو انسان نحیف ولاغر و کمزور جسم جثہ اور چھوٹے قد و قامت کا ہو تو وہ دو اوصاف میں سے کسی ایک وصف میں نمایاں مقام پیدا کرتا ہے۔ اگر اس کا حسب نسب شریف ہوتا ہے تو اس کے اندر بالطبع اپنے قائد سے غایت درجہ عشق وگرویدگی، والہانہ لگاؤ، محبت اور اس کی اتباع کامل کا ولولہ پایا جاتا ہے۔ اگر رزیل اور پست اصل ونسل سے تعلق رکھتا ہے تو بالعموم حسد ورشک اور جلن وگھٹن کا مظاہرہ کرتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریف حسب ونسب کے مالک، کریم النفس، نیک طنیت، بہی خواہ اور غمگسار شخص تھے۔ اس لیے مذکورہ بالا نفسیاتی اصول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندران اوصاف وخصوصیات کا پایا جانا ناگزیر تھا جن کو قائد کا عشق ومحبت، اس کی ذات پر پورا یقین واعتقاد اور اس کی اتباع کا بے لوث جذبہ۔ وولولہ جیسے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی وصف درحقیقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کی کلید ہے۔ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محرکات عمل کی تمام پیچیدہ گھتیوں کو ایک ایک کر کے کھول دیتی ہے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو دوسری شخصیات سے علیحدہ مقام عطا کرتی ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ای وسیع الظرف شخصیت تھے۔ اس لیے کہ حلم و بردباری اور محبت ومودت جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت کا جزو لاینفک تھے ان کا یہی تقاضا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر اگرچہ فطری طور پر شدت بھی پائی جاتی تھی اس لیے کہ گرویدگی اور عشق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فطرت ثانیہ بن چکا تھا۔ ہر وہ انسان جو اپنے دوست اور ساتھی کے اخلاص اور پاکیزگی سیرت کا دل سے معترف ہو اس کا مدافعت میں شدت اختیار کر جانا طبعی امر ہے۔ اس طرح جو شخص اپنے قائد کا گرویدہ عاشق ہوگا اس کی اتباع واقتداء کے معاملہ میں انتہائی حریص ہوگا اور اس کے متعین کردہ راستے سے ایک انچ بھی ادھر اُدھر ہونا گوارا نہ کرے گا۔ اس مخصوص نوعیت کی شدت کے علاوہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سراپا حلم ورحمت تھے۔ جب بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دو ایسے راستے آئے جن میں ایک عفو درگزر کی طرف جاتا اور دوسرا سختی اور شدت کی طرف تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ پہلا ہی راستہ اختیار فرماتے اور دوسرے سے اجتناب فرماتے تھے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت میں جو جذبہ محبت وعشق بدرجہ اتم موجود تھا اس کی بقول صاحب "معارج النبوت "ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو بوڑھوں میں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پسند فرمایا اور انہیں اپنے

حبیب ومحبوب ﷺ کا عاشق بنا دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوذات محمد مصطفیٰ ﷺ سے پہلے عشق وگرویدگی تھی اور نبی ﷺ سے عشق وگرویدگی کا درجہ بعد میں تھا۔ بالفاظ دیگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محمد مصطفیٰ ﷺ سے محمد ﷺ ہونے کی حیثیت سے جو گرویدگی تھی اس کا درجہ مقدم تھا اور حضور اکرم ﷺ کے نبی کریم ﷺ ہونے کی حیثیت سے جو محبت تھی اس کا درجہ بعد میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد ﷺ کو اپنے ایک معتمد دوست کی حیثیت سے جانا پہچانا اور اس اعتماد کی بنا پر نبوت پر ایمان لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول درجہ کے مقتدی تھے۔ حالات و واقعات اس بات پر صاد ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فضل و کمال میں ثانی رہے۔ تصدیق نبوت میں ثانی، اسلام قبول کرنے میں ثانی، ہجرت میں ثانی، غارِ ثور میں ثانی، خلافت علیٰ منہاج النبوت میں ثانی، مگر عشق نبوی محمد ﷺ اور اتباع واطاعت رسول ﷺ میں اوّل رہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر سے بہت قبل تشریف لے جاتے اور اپنے آقا ومولا ﷺ کے آستانہ مبارک پر سر رکھ دیتے۔ جب حضور اکرم ﷺ دیکھتے تو بغل گیر ہو کر ارشاد فرماتے۔

"اتنی سویرے کیوں آتے ہیں۔"

عرض کرتے۔

''اس واسطے کہ سب سے پہلے میں آپ ﷺ کا دیدار کروں۔"

قرآن حکیم میں ایمان کامل کا معیار ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت جان و مال و اولاد غرضیکہ تمام دنیاوی تعلقات پر غالب آجائے۔ اس معیار پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی شخص پورا نہیں اتر سکتا۔ دراصل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرمایہ حیات وفخر ونازش وہ عشق تھا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ تھا اور جو درد بن کر رگ رگ میں جان کے عوض ہر وقت ساری رہتا تھا۔ یہ عشق ہی درحقیقت وہ سرچشمہ تھا جس سے دوسرے کمالات پیدا ہوئے تھے۔ جب تک رسالت ونبوت کا افتاب جہاں تاب اس عالم ناسوت میں ضوفگن رہا، اس سے ایک دن کے لیے بھی جدا نہیں ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حالت یہ ہو گئی تھی کہ زبان پر نام مبارک آیا اور آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راحت انس وجان ﷺ سے محبت وعشق دیکھ کر بےاختیار لبوں پر یہ شعر تیر جاتا ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)

## بقیہ (بعد از وصال والدین)

تیسیر الباری جلد۴ص۲۲ کے حاشیہ میں تحریر ہے ''اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ میّت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلحدیث کا اِس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اِس کا اِنکار کیا ہے۔ دوسری روایت میں ہے۔ سعد نے پوچھا کون سی خیرات افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا، اِس کو اِمام نسائی نے نکالا''۔ (نسائی جلد۲ص۱۳۲)

☆☆☆☆☆

# حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ازواج الانبیاء سے

(قسط نمبر۲)

تحریر: علامہ ماجد علی کمالی

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا با فضیلت عبادت گزار، اور متقی خواتین میں سے تھیں اور ان یقین والی صابر خواتین میں سے تھیں جنہوں نے عبادت کے میدان میں بلند مثالیں قائم کیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد اپنی صاحبزادی میں یہ صفات دیکھ کر بہت خوش ہوتے مگر انہیں اپنی اس عبادت گزار بیٹی کا یہ حال دیکھ کر بہت دُکھ ہوتا کہ وہ بچپنے کی عمر میں بیوہ ہوگئیں۔

وہ اپنے اردگرد نظر ڈالتے تو انہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لائق لوگ نظر آتے اور ایک اھل خیر اور سابقین اولین کے علم بھی نظر آئے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو اپنی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد اکیلے رہ گئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاں تعزیت کرنے اور ان کے غم کو کم کرنے تشریف لے گئے اور اپنی بیٹی سے نکاح کی پیشکش بھی کر دی کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کردوں گا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات پر غور کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دن انتظار کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور انہوں نے بتایا کہ وہ ان دنوں میں شادی کا ارادہ نہیں رکھتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کا خیال ترک کر دیا پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں چھوڑ کر اپنے رستہ پر چل دیئے ان دو واقعوں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے اور انہوں نے اپنا دل ٹوٹتا محسوس کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اپنے حال کا شکوہ کیا حضور نبی کریم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سمجھ گئے اور ایک شافی جواب دیا جو نہایت ٹھنڈا اور سلامتی والا تھا فرمایا کہ:

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو شخص شادی کرے گا جو حضرت عثمان سے بہتر ہے اور اس عورت سے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شادی کرے گا جو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر ہے۔

اب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر شخص اور حضرت ح فصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہتر خاتون کون ہو سکتی ہے۔ یہ دو سوال حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں گردش کر رہے تھے آپ نے اس بارے میں سوال بھی نہیں کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے رشتہ کا پیغام دے دیا اور اُم المومنین بن گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس رشتہ سے بڑی برکت حاصل ہوئی جس نے انہیں بلند مرتبہ پر فائز کر دیا۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رشتہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے منتخب فرمایا اور رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے حضرت عثمان کیلئے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر تھیں۔

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کرائی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملے اور بڑا لطیف اعتذار پیش کیا فرمایا کہ: شاید تم

مجھ سے ناراض ہو کہ تم نے مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتے کی پیشکش کی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ہاں" تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہاری پیشکش قبول کرنے میں مجھے کوئی مانع نہ تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارادہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رشتہ کرنے کا ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء کرنا درست نہ سمجھا لیکن اگر آپ ﷺ منع کر دیتے تو میں رشتہ ضرور قبول کر لیتا۔

رسول اللہ ﷺ نے ۳ھ میں غزوہ احد سے پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور چار سو درہم مہر مقرر فرمایا اور یہ بہت بڑا اکرم اور احسان تھا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے والد پر ہم یہاں ایک بات بتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنی صاحبزادی کا رشتہ کفو اور اہل خیر پر بیش کرنا یہاں خیر کی کنجی ہے اور برکت کا باب اور ایک پاکیزہ سنت بھی ہے۔ اس شادی کی برکات میں سے یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک عنوان قائم کیا ہے۔

''کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اہل خیر پر پیش کرنے کا بیان''

اور یہ محاسن پڑھے جاتے رہیں گے اور اہل خیر اس کی اقتداء کرتے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

### حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

### اور دوسری اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عن:

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مابین حیرت انگیز مرتبہ حاصل تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں فرماتی ہیں کہ "یہی وہ خاتون ہیں جو ازواج مطہرات میں سے میری برابری کرتی تھیں۔

اسی طرح حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بھی ایک شایان شان مرتبہ حاصل تھا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی پانچ قریشی ازواج میں سے ایک تھیں۔ جن کے نام یہ ہیں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت اُم سلمہ، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اور پھر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان نیک اور بہتر خواتین میں سے تھیں جو نہایت احسن طریقے سے عبادت کیا کرتی تھیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کثرت صوم و صلوٰۃ سے معروف تھیں اور یہ دونوں صفات عبادت کی اعلیٰ اور اہم منزلیں ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی ان صفات کی حامل خواتین کو نکاح کے لیے اختیار کرنے پر ابھارا ہے لہذا فرمایا "دین دار خاتون کو تلاش کرو"۔

اور اسی لیے ہر دور اور قریب والا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت اور نیکی کی فضیلت کو پہچانتا تھا۔ اور اپنی ازدواجی زندگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کو چاہتی رہیں اور اس معاملے میں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس معاملے میں ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے میں نے ان کے لیے کھانا تیار کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی تیار کیا اور میرے بھجوانے سے پہلے وہاں پہنچا دیا تو میں نے باندی سے کہا جلدی سے جاؤ اور ان کے برتن کو گرا دو تو وہ پیالہ رکھے جانے کے قریب تھا کہ باندی نے اسے گرا دیا۔ اور کھانا بکھر گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کھانے کو جمع کیا اور سب نے اس کھانے کو کھایا اور پھر میرا پیالہ لے کر اسے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں بھجوا دیا اور فرمایا کہ یہ برتن تمہارے برتن کے بدلے میں ہے رکھ لو اور جو اس میں ہے وہ کھا لو۔

# صحابیات کا عشق رسول ﷺ

انتخاب: ساجد علی فضل

## حضرت سیّدہ خنساء رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تُماضر اور لقب خنساء تھا، وہ قبیلہ قیس کے خاندان سلیم سے تھیں، ان کے والد عمرو بن الشرید بن رباح تھے، جند کی رہنے والی تھیں پہلا نکاح اپنے ہی قبیلے کے ایک شخص رواحہ سے ہوا، ان کے انتقال کے بعد مرداس بن ابو عامر کے عقد میں آئیں۔

اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ رسول رحمت ﷺ کی خدمت میں مدینہ آئیں اور اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ دیر تک ان کے اشعار سنتے رہے اور تعجب کرتے رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں جنگ قادسیہ میں حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے یہ نصیحت کی: پیارے بیٹو! تم نے اسلام اپنی مرضی سے قبول کیا ہے اور ہجرت بھی اپنی مرضی سے کی، ورنہ تم اپنے ملک پر بھاری نہ تھے اور نہ تمہارے ہاں قحط پڑا تھا، باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا، خدا کی قسم! تم ایک ماں اور باپ کی اولاد ہو، میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا، تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہے اور کفار سے جہاد میں بڑا ثواب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اے مومنو! صبر و استقامت سے کام لو اور آپس میں ملے رہو اس بنا پر صبح اُٹھ کر لڑنے کی تیاری کرو اور آخر وقت تک لڑو۔''

چنانچہ بیٹوں نے ایک ساتھ باگیں اٹھائیں اور نہایت جوش میں رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے، بڑی بہادری، دلیری اور بے جگری سے لڑے اور شہید ہوئے، حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میرے چار بیٹوں عبداللہ، ابوشجرہ، زید اور معاویہ کو اپنی راہ میں قبول کیا اور شہادت سے سرفراز فرمایا۔ اس واقعہ کے دس برس بعد ۲۴ھ میں حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔ اقسام سخن میں سے مرثیہ میں حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں۔ اسد الغابہ میں ان کے بارے میں لکھا گیا ہے:

''ناقدین سخن کا فیصلہ ہے کہ خنساء کے برابر کوئی عورت شاعرہ نہیں ہوئی۔''

بازار عکاظ میں شعرائے عرب کا سب سے بڑا مرکز تھا، حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان کے خیمہ کے دروازہ پر ایک علم نصب ہوتا تھا جس پر یہ الفاظ لکھے تھے ''ارثی العرب'' یعنی عرب میں سب سے بڑی مرثیہ گو۔ حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا شروع میں ایک دو شعر کہتی تھیں، پھر ان کے محبوب بھائی صخر کا انتقال ہو گیا اس سے انہیں جو صدمہ پہنچا اس نے ان کی طبیعت میں ایک ہیجان پیدا کر دیا تھا، چنانچہ کثرت سے مرثیے لکھے ہیں۔ ان کا ایک مستقل اور ضخیم دیوان ہے جو ۱۸۸۸ میں بیروت

میں مع شرح چھپ چکا ہے۔

مقام تعجب ہے کہ اسلام سے پہلے حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کے مرنے پر اتنا ماتم کرتی ہیں اور اتنے مرثیے لکھتی ہیں کہ ان کا کلام ایک ضخیم دیوان کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اسلام کے بعد ان میں اتنا انقلاب آجاتا ہے کہ چاروں بیٹوں کی شہادت پر اللہ کا شکر ادا کرتی ہیں اور اس سعادت پر فخر کرتی ہیں۔

## حضرت سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا

اُمِ ایمن کنیت تھی۔ والد کا نام ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک تھا اور حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز تھیں، ان کے انتقال کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے لگیں، ان کے بعد رسول اللہ ﷺ کی حلقہ غلامی میں رہنے کی سعادت حاصل کی۔ رسول پاک ﷺ کی پرورش میں ان کا خاص حصہ تھا۔

عبید بن زید انصاری سے نکاح ہوا اور ان سے ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، (انہوں نے غزوہ خیبر میں شہادت پائی۔) عبید کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھایا۔ حضرت زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب خاص تھے۔ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی گئیں اور پھر وہاں سے مدینہ واپس آئیں، غزوہ احد میں شرکت کی، اس موقع پر وہ مجاہدوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں، غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

۱۱ ھ میں جب رسول پاک ﷺ کا وصال ہوا تو بہت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سمجھایا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے، جواب ملا کہ یہ جواب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، رونے کا اصلی سبب یہ ہے کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، اس پر یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔ ۲۳ ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہادت پائی۔ حضرت اُمّ ایمن کو معلوم ہوا تو بہت روئیں۔ لوگوں نے کہا کہ اب کیوں روتی ہو؟ بولیں: ''اس لیے کہ اسلام کمزور پڑ گیا۔''

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

ان کی اولاد میں حضرت ایمن اور حضرت اسامہ بن زید تھے۔ اور دونوں صحابی تھے۔ حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ خیبر میں شہادت پائی اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قیادت سونپی اور انہیں اسلام کے نامور سپہ سالار ہونے کا شرف حاصل ہوا رسول اللہ ﷺ کو ان سے بے انتہا محبت تھی۔

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ان کی نہایت عزت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔'' اکثر ان کے مکان میں تشریف لے جاتے تھے۔

### بقیہ: ایک مومنہ سسرال میں

رواداری، لوگوں کی معمولی غلطیوں کو نظرانداز کر دینا، ازدواجی زندگی پر کنٹرول، سخاوت لیکن فضول خرچی سے بچنا، یہ وہ صفات ہیں جو ایک اچھا شوہر اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کی عزت نفس کا احترام کرتا ہے اور اس کو احساس دلاتا ہے کہ گھریلو معاملات، بچوں کی پرورش اور ایک مضبوط خاندان کی تعمیر میں، جیسا کہ اسلام اس سے چاہتا ہے، وہ برابر کی شریک ہے۔

# منتخب احادیث

## انتخاب: سیف اللہ چاچڑ مرکزی آفس راہنمائے خواتین

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسا حق ہے جیسا باپ کا اپنے بیٹوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ میرے پاس ایک دینار ہے میں اس کا کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا ایک دینار اور بھی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا ان تینوں کے علاوہ ایک اور بھی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کرو۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا کہ ایک اور بھی تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تمہیں اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابوداؤد۔نسائی)

**رشتہ دار کو دینے سے دُوہرا ثواب:**

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک لونڈی رسول اللہ ﷺ کی حیات میں آزاد کی اور اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتی تو زیادہ ثواب ملتا۔ (بخاری)

**صلہ رحمی کیا ہے؟:** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ داری توڑی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے (اچھا سلوک کرے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رحم رحمٰن سے نکلا ہے لہٰذا خدا نے اس کو کہہ دیا ہے جو تجھے جوڑے گا میں اس سے لگاؤ رکھوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے چھوڑوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنی نسبتوں کو یاد رکھو جس سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو کیوں کہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک خاندان میں محبت مال میں کثرت اور عمر میں برکت پیدا کرتا ہے۔ (ترمذی)

**بھلائی کا جواب بھلائی سے:**

رِسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہ بنو جو کہتے ہیں کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کرینگے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور وہ ہم پر زیادتی کریں گے تو ہم بھی زیادتی کریں گے۔ بلکہ تم اس بات کی عادی بنو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اگر زیادتی کریں تو تم زیادتی نہ کرو۔ (ترمذی)

آپ ﷺ نے فرمایا قطع تعلق کرنے والے سے صلہ رحمی کر، محروم کرنے والے کو عطا کر اور جس نے تجھے گالیاں دیں اس سے درگزر کر۔ (طبرانی)

**بے گناہ مسلمان کے قتل کی سزا:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور اپنے قاتل کے سر کا اگلا حصہ پکڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اے اللہ اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ وہ عرش کے قریب پہنچ کر اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ

نے ارشاد فرمایا اگر سارے زمین و آسمان والے مل کر کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کر ڈالیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبرانی)

قرآن کریم میں ہے (ترجمہ) "جس نے جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔ جس میں ہمیشہ رہے گا"۔

**خود کشی کرنے کی سزا:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب ﷺ نے کہ جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو ہی عذاب دیا جائیگا۔ کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا پھر جس طرح اپنی جان کو ہلاک کیا اس طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا۔ جس نے زہر پیا اسے زہر پلایا جاتا رہے گا۔ اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کر لیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت کو حرام کر دیا۔ (بخاری)

## ماں باپ کی نافرمانی کی سزا:

سرور دو جہاں ﷺ نے فرمایا شبِ معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟۔ فرمایا والدین کے نافرمان لوگ ہیں۔ (قراۃ العیون)

طبرانی شریف میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اس کو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرے اور جس طرح ممکن ہو اس کو راضی کرے۔ اس کی رضا مندی پر موقوف ہے اور خدا تعالیٰ کا غصہ اس کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔

## مال حرام کھانے کی سزا:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر اُس کو صدقہ کرے گا تو قبول نہ ہوگا اور اگر خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہ ہوگی اگر اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر لے جائے گا تو اس کیلئے جہنم بن جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام غذا سے بنا ہوگا۔ اور وہ گوشت جو حرام غذا سے بنا ہو جہنم کا زیادہ حقدار ہے۔ (مشکوٰۃ)

**بقیہ: صحابہ اکرام کا نظریہ محبت و عشق رسول ﷺ**

''جاؤ اپنے کافر باپ کو قتل کر دو۔''

اپنے محبوب آقا و مولا ﷺ کا حکم سنا و اسی وقت قسم اٹھا کر باپ کے قتل کے ارادے سے روانہ ہوئے تا کہ حضور اکرم ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو واپس بلا لیا اور فرمایا۔

''میں صلہ رحمی کے لئے آیا ہوں قطع قرابت کے لئے نہیں۔ باپ کے قتل کا حکم میں نے محض امتحاناً دیا تھا۔''

**حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ**

محبت و عشق کے ہزاروں رنگ اور روپ ہوتے ہیں اور محبّ پر کسی وقت بھی کوئی رنگ غالب آ سکتا ہے اور پھر وہ سدا کے لئے اس رنگ میں رنگ جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو اپنے محبوب آقا و مولا ﷺ سے اس قدر محبت و عقیدت اور ادب ملحوظ خاطر تھا کہ جس ہاتھ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دست مبارک پر بیعت کی تھی اس ہاتھ کو پھر عمر بھر مقام بول کو مس نہیں کیا۔

# سخاوت وایثار اور خرچ کرنے کی ترتیب

تحریر: محمد افضل سعید

ایثار کا لفظی معنی از امام راغب اصفہانی اپنے پر دوسرے کو ترجیح دینا دنیاوی چیزوں میں۔

سخاوت فیاضی بخشش خیرات جس چیز کی خود کو ضرورت نہ ہو وہ محتاج کو دے دینا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورہ حشر آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور (یہ اموال) ان لوگوں کے لئے ہیں جو دارِ ہجرت میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنا چکے ہیں۔ اور وہ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آئے اور وہ اپنے دلوں میں اس چیز کی کوئی طلب نہیں پاتے، جو اُن مہاجروں کو دی گئی ہے۔ اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ انہیں خود شدید ضرورت ہو۔ اور جن کو ان کے نفسوں کے بخل سے بچایا گیا سو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

**شانِ نزول:**

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ السلام کے پاس ایک شخص نے آ کر عرض کی: میں بھوکا ہوں۔ آپ نے اپنی کسی زوجہ کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری زوجہ کے پاس پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کہا حتیٰ کہ سب نے اسی طرح کہا پھر آپ نے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی ضیافت کروں گا پھر وہ اس کو اپنے گھر لے گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ اس نے کہا صرف میرے بچوں کا کھانا ہے اس نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ جب صبح ہوئی وہ شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام کے پاس گیا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا تم نے رات کو جس طرح اپنے مہمان کی ضیافت کی اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔
(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۵۴، امام بیہقی نے لکھا ہے کہ یہ حضرت ابوطلحہ اور ان کی بیوی کا واقعہ ہے۔)

☆......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے ان کو یہ خواہش ہوئی کہ جب انار کا پہلی بار کا پھل آئے تو وہ کھائیں ان کی بیوی صفیہ نے ایک درہم کا انار منگوایا جب انار آ گیا تو ایک سائل نے اس کا سوال کیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ انار اس کو دے دو۔ پھر ان کی بیوی نے ایک اور درہم کا انار منگوایا پھر وہی سائل آ گیا اور اس نے اس کا سوال کیا۔ ابن عمر نے فرمایا یہ

انار بھی اسی کو دے دو پھر آپ کی بیوی نے تیسرا انار منگوایا۔

(سنن بیہقی ج:۶ص:۱۸۵)

☆...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاشیہ والی بُنی ہوئی ایک چادر لے کر آئی، اُس نے عرض کیا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تا کہ میں آپ کو پہناؤں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے کر پہن لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف لائے، ہم میں سے ایک شخص نے اُس چادر کی تعریف کی اور کہنے لگا یہ چادر بڑی خوبصورت ہے۔ آپ مجھے دے دیجئے۔ حاضرین نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ اس چادر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہن لیا تھا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی اور تم کو معلوم ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اُس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے پہننے کے لئے سوال نہیں کیا تھا بلکہ میں نے اس لئے سوال کیا تھا کہ یہ میرا کفن ہو جائے اور پھر وہ چادر اس کا کفن ہو گئی۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر1277)

☆...... قیمت کے بازار میں کوئی عبادت خدمت کی برابری نہیں کر سکتی تاریخ انسانیت کا مطالعہ کیجیے کہ کس طرح بندگان خدا خدمت کے عمل سے متصف ہو کر اس دنیائے فانی میں قدم رکھتے ہیں اور پھر امر ہو کر قُرب خداوندی کے مزے لوٹتے ہیں معین الدین حسن، خواجہ غریب نواز کے نام سے علی ہجویری، داتا گنج بخش کے لقب سے بابا فریدالدین، گنج شکر، نظام الدین، محبوب الٰہی، شہاب الدین، شیخ الشیوخ سیدنا عبدالقادر، غوث اعظم اور خواجہ بہاوالدین، شاہ نقش بند کے نام سے تا قیامت زندہ و جاوید ہو گئے۔

## خرچ کرنے کی ترتیب کیا ہے؟

☆......امام نسائی نے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔ اپنے عیال سے ابتداء کرو، تمہاری ماں، تمہارا باپ، تمہاری بہن اور تمہارا بھائی پھر جو تمہارے زیادہ قریب ہو۔ جو تمہارے زیادہ قریب ہو۔

(سنن نسائی حدیث نمبر2531)

☆......حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی ہو اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے دینے کی ابتداء کرو عورت کہے گی مجھے کھلاؤ یا مجھے طلاق دو، غلام کہے گا مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور نابالغ بیٹا کہے گا مجھے کھلاؤ تم مجھے کس پر چھوڑ رہے ہو۔

(صحیح بخاری5355)

☆......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو فرماتے سوئے سُنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرئے تو وہ اپنے نفس اور گھر والوں سے ابتداء کرئے۔

(صحیح مسلم1822)

☆......فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی رہے۔

(صحیح بخاری)

☆......انسان کے پاس اگر مال ہو تو ایثار و سخاوت اور حسن سلوک میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے بُخل سے دور رہے کیونکہ سخاوت انبیاء و اولیا کا طریقہ ہے اور نجات کی اصل اصول بھی ہے۔

☆......سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے اس کی ٹہنیاں زمین پر جھکی ہوئی ہیں جو کوئی اِن میں سے کوئی ٹہنی پکڑ لیتا ہے وہ اُسے جنت میں لے جاتی ہے

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جنت اسخیا کا گھر ہے۔

☆......دوسری جگہ فرمایا سخاوت وہ درخت ہے جو جنت میں اُگتا ہے پس جنت میں وہی داخل ہوگا جو سخی ہوگا اور بخل وہ درخت ہے جو دوزخ میں اُگتا ہے۔ دوزخ میں بخیل جائے گا۔

☆......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم پہنچایا ہے کہ اسلام وہ دین ہے جسے میں نے اپنے لیے پسند کیا ہے اور اس کی صلاحیت سخاوت اور حُسن خلق پر ہے چاہئے کہ ان دونوں سے اس کی تعظیم کرو۔

☆......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ اعمال میں سے افضل کون سا عمل ہے فرمایا صبر اور سخاوت۔

☆......عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو عادتیں اللہ کو پسند اور دو ناپسند ہیں حُسن خلق اور سخاوت پسند اور بد خلق اور بخل ناپسند ہیں اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اُس سے لوگوں کی ضروریات پوری کرواتا ہے۔

☆......کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جس سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ فرمایا کھانا کھلانا سلام کرنا اور اچھی گفتگو۔

☆......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چُن چُن کر نعمت دیتا ہے کہ ان کے ہاتھ سے اوروں کے کام نکلیں اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو اُس سے چھین کر دوسروں کو دیتا ہے۔

☆......فرمایا میری اُمت کے ابدال نماز، روزہ، کے سبب جنت میں داخل نہ ہوں گے بلکہ سخاوت سینہ کی سلامتی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ سامری کو قتل نہ کرنا اس لیے کہ وہ سخی ہے۔

☆......بعض کہتے ہیں کہ سخاوت اُسے کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت پوری کرے اور نہ جتلائے اور جود بن مانگے کسی کو دے اور سمجھے کہ میں نے تھوڑا دیا ہے سائل کو دیکھ کر خوش ہونا اور دینے پر خوشی محسوس کرنا یہ بھی جود ہے۔

## جنرل نالج

☆......پاکستان مجموعی ہواؤں کے خطے مون سون میں واقع ہے۔

☆......پاکستان کا پہلا ایٹمی بجلی گھر 1972ء میں کراچی میں قائم کیا گیا تھا۔

☆......پاکستان کی قدیم فوجی چھاؤنی کوہاٹ چھاؤنی ہے۔

☆......پاکستان کا سب سے بڑا تفریحی پارک نیشنل پارک راولپنڈی میں ہے

☆......پاکستان کا مانچسٹر فیصل آباد کو کہا جاتا ہے۔

☆......مجاہد تحریک ختم نبوت کا لقب مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے آپ ایک عظیم سیاستدان اور تحریک پاکستان میں قائداعظم کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے صدر تھے اور آپ کا مزار مبارک روکھڑی ضلع میانوالی میں ہے۔

☆☆☆☆☆

عشق رسول کریم ﷺ سے اقتباس

# حضرت سیدہ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کا عشقِ رسول ﷺ

تحریر: نواز رومانی

## حضرت سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا عبدالمناف المعروف ابو طالب سے ان کی دختر اُمِّ ہانی کا رشتہ مانگا۔ لیکن چچا نے آپ ﷺ پر ہبیرہ بن ابی وہب کو ترجیح دی اور اس کا پیام قبول کر کے اُم ہانی اس کے حبالہ عقد میں دے دی اور کہا۔ ''بھتیجے! میں نے ہبیرہ سے رشتہ کر دیا ہے۔ محسن محسن کے ساتھ برابر کا احسان کرتا ہے۔''

''اور پھر وہ وقت آیا کہ اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ ہبیرہ بن ابی وہب سے رشتہ از دواج ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان پر اپنے لیے پیام دیا۔ اس پر وہ بولیں۔

اللہ کی قسم! مجھے آپ ﷺ سے عہدِ جاہلیت میں بھی محبت تھی اور اسلام کے زمانہ کے تو کہنے ہی کیا ہیں۔ لیکن میں بچوں والی عورت ہوں۔ ان سے آپ ﷺ کو تکلیف ہو گی اور مجھے یہ قطعاً گوارا نہیں۔ ان میں کوئی لیٹا ہے اور کوئی شیر خوار ہے۔ ان کی موجودگی میں بھلا آپ ﷺ کو کیا راحت دے سکوں گی۔"

وہ نہیں چاہتی تھیں کہ چھوٹے بچوں کی وجہ سے ان کے محبوب آقا ﷺ کے آرام و سکون میں خلل واقع ہو۔ اسی اثنا میں راحت وانس و جان ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ لیکن حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی کی بجائے دودھ لا کر پیش کیا۔ تھوڑا سا نوش جان فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے دودھ کا کٹورا واپس کر دیا۔ لہٰذا اسے حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا اور عرض کیا۔

"میرا روزہ تھا لیکن پھر بھی میں نے یہ دودھ پی لیا۔"

فرمایا۔" کیوں پی لیا۔"

عرض کی:"یارسول اللہ ﷺ! اس لیے کہ آپ ﷺ کا جھوٹا تھا۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اس چیز کو بھی چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا جس پر میں قادر نہیں۔ لیکن جب میں ان پر قادر ہو گئی تو میں نے وہ پی لیا۔"

## حضرت سیدہ ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عالی مرتبت و بہادر اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ اُحد میں زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں۔ جب فتح شکست میں بدلی اور حضور اکرم ﷺ کو تنہا دیکھا تو مشکیزے کو ایک طرف رکھ دیا اور قریب ہی پڑے ہوئے شہید کی تلوار اٹھائی اور اپنے آقا و مولا ﷺ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئیں تا کہ دشمن کا تیر یا کوئی ہتھیار آپ ﷺ تک نہ پہنچے اور جب کوئی قریب آتا تو اس سے بڑی بہادری و جرات کے ساتھ نبرد آزما ہوتی تھیں۔ ابن قمیہ جو رسول ﷺ کا بڑا موذی دشمن تھا وہ آیا تو اس کے ساتھ بے جگری کے ساتھ لڑیں اور میدان جنگ سے مار بھگایا۔ لیکن اس معرکہ میں خود بھی جسم پر کاری زخم کھائے مگر اس کے باوجود سینہ سپر جنگ کرتی رہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تو نے تو مردوں سے بڑھ کر بہادری دکھائی ہے۔ جتنی طاقت تجھ میں ہے وہ کسی اور میں کہاں۔'' اور پھر رسول اللہ ﷺ نے خود ان کے زخموں پر پٹی بندھوائی اور دریافت فرمایا۔ "بتاؤ کیا چاہتی ہو۔"

عرض کیا:"اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کے قدموں میں جگہ نصیب ہو۔" جب حضور ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ مبارک اُٹھائے تو کہنے لگیں۔

''اب دنیا میں کسی مصیبت کی مجھے پرواہ نہیں۔'' اپنے زخمی بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں اور اس سے کہا۔ ''بیٹا! آخر دم تک دشمنوں سے برسرِ پیکار رہنا۔''

# صحابہ کرام کا نظریہ محبت و عشق رسول ﷺ

عشق رسول کریم ﷺ سے

تحریر: نواز رومانی

### حضرت سیدنا سوادۃ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ

محبت اظہار کیلئے نت نئے بہانے تلاش کرتی رہتی تا کہ محبوب کا قرب نصیب ہو اور جب وہ اس مقصد وحید میں کامیاب ہو جاتے تو اسے سکون میسر آ جاتا ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا سوادۃ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سر کو زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے تھے۔ رسالتماب ﷺ کے دست مبارک میں چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے پیٹ پر چھڑی لگائی اور فرمایا "میں نے اس کام سے منع نہیں کیا"

عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ﷺ! میں قصاص چاہتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اسے سمجھایا کہ ایسا کرنا مناسب نہیں۔ لیکن وہ نا مانے محبوب اللہ ﷺ نے اپنے بطن مبارک سے کپڑا اٹھایا اور ارشاد فرمایا۔

"قصاص لے لو" پس حضرت سوادۃ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر محبت و عشق میں ڈوبے انداز میں آپ ﷺ کے بطن مبارک کا بوسہ لے لیا۔

### حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

محبوب کی خاطر محبّ کی راہ میں کوہ و دامن اور لق و دق ریگستانوں کی پر کاہ جتنی بھی وقعت نہیں۔ اسے تو بس محبوب کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسلمانوں کو ابوسفیان کے تجارت سے واپس آنے کی اطلاع ملی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کرنے لگے۔

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ حکم دیں تو ہم سمندروں میں کود جائیں اور اگر ارشاد ہو تو ہم مقام برک غماد تک اپنی سواریوں کو دوڑا دوڑا کر ان کے جگر خشک کر دیں تو ہم ایسا بھی کرنے کے لئے حاضر ہیں۔"

یہ جذبہ و محبت میں ڈوبی عرض سن کر حضور اکرم ﷺ نے ہم سب لوگوں کو بلایا اور چلتے چلتے بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔

### حضرت سیدنا طلحہ ابن البراء رضی اللہ عنہ

جب محبوب سامنے ہو تو محبّ فراوانی جذبہ محبت و عشق سے مدہوش ہو جاتا ہے۔ اس کی حرکات و سکنات دیوانگی اختیار کر لیتی ہیں۔ اسے خود پر ضبط کا یارا نہیں رہتا۔ وہ محبوب کے حکم کی تعمیل میں ہمہ وقت آمادہ و تیار رہتا ہے۔

حضرت امام بغوی و حضرت امام طبرانی بروایت حضرت سیدنا حسین بن دحوح رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جب تاجدار عرب و عجم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سیدنا طلحہ ابن البراء رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت وہ نوجوان کمسن تھے۔ شرف ملاقات پاتے ہی اپنے محبوب آقا و مولا ﷺ کے جسم اطہر سے چمٹ گئے۔ ہاتھوں اور قدموں کو چومنے لگے اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے جو چاہے حکم دیں میں کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔" "رسول اللہ ﷺ ان پر بہت خوش ہوئے اور مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ (باقی صفحہ 12 پر)

# بعد از وصال والدین

# اولاد پر حقوق کیا ہیں؟

تحریر: حاجی محمد یوسف نگینہ
رحمۃ اللہ علیہ

## ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

''اِحسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا (ستانے والا) اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

## والدین کی وفات کے بعد اُن سے حسنِ سلوک:

حضرت ابو اُسید ساعدیؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''ہم لوگ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھے، ایک شخص جس کا تعلق بنوسلمہ قبیلے سے تھا، آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ماں باپ کے وصال کے بعد بھی اِس کا کوئی موقع ہے کہ اُن سے بھلائی کروں اور حسنِ سلوک کروں؟ تو اِرشاد فرمایا: ہاں!۔

(۱) اُن کی نماز (جنازہ) پڑھی جائے۔ (۲) اُن کے لئے طلبِ مغفرت کرنا (۳) اُن کی وصیت کو اور اُن کے وعدوں کو پورا کرنا۔ (۴) اُس رشتہ داری کو ملانا جو اُن کے ساتھ ہی ملائی جاسکتی ہے۔ (۵) اُن کے دوستوں کا احترام کرنا''۔

## والدہ کے لئے طلبِ مغفرت:

حضرت سلام بن ابو مطیع علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ حضرت غالب علیہ الرحمہ سے حدیث شریف بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں، حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ترجمہ:...... ''ہم ایک شب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دُعا فرمائی۔ اے اللہ ابو ہریرہ کی اور میری (یعنی محمد بن سیرین کی) والدہ کی اور جو اُن کیلئے مغفرت طلب کرے، اُن سب کی مغفرت فرما دے۔ حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ ہم اُن کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں تاکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دُعا میں داخل ہو جائیں''۔

## والدین کے مرنے کے بعد اَولاد کا ماں باپ کے لئے صدقہ وخیرات کرنا:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

ترجمہ:...... ''ایک شخص (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں اَچانک فوت ہوگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے کی مہلت پاتی تو کچھ خیرات کرتی۔ اَب اگر میں اُس کی طرف سے خیرات کردوں تو کیا اُس کو اس کا اَجر وثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ہاں! (تو جو صدقہ و خیرات کرے گا تیری والدہ کو اُس کا ثواب ملے گا)۔ فٔ

فٔ: اِس حدیث پاک سے صراحۃً معلوم ہوا کہ میّت کی طرف سے صدقہ وخیرات اور اُس کے لئے دُعا کرنا سنّت ہے۔ اِس سے میّت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ دُعا اور صدقہ وخیرات کے ثواب پہنچنے میں تمام اِیمان والوں کا اتفاق ہے۔

(باقی صفحہ 6 پر)

☆☆☆☆☆

نورِ سرمدی سے

# نبی کریم ﷺ کی حیوانات پر شفقت

از: محمد فتح اللہ گولن

آپ ﷺ کی شفقت سے حیوانات بھی محروم نہ تھے۔ یہ بات اوپر گزر چکی ہے کہ ایک عورت ایک بلی کے سبب جہنم میں داخل ہوئی اور ایک فاحشہ عورت ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے کے سبب جنت کی مستحق ٹھہری۔ یہاں میں موضوع کو سمیٹتے ہوئے اس سے متعلق ایک اور واقعے کا ذکر مناسب خیال کرتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑا تو وہ ہمارے پاس آکر پھڑ پھڑانے لگی، اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور یہ منظر دیکھ کر دریافت فرمایا: ''کس نے اسے اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف پہنچائی ہے؟ اسے اس کے بچے لوٹا دو''۔(403) بلاشبہ آپ ﷺ کی شفقت حیوانات کو بھی حاصل تھی۔ پھر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء میں سے ایک نبی پر چیونٹیوں کی بستی کو جلانے کی وجہ سے اظہار ناراضی فرمایا تھا۔ جب انہوں نے قصداً یا بلا قصد چیونٹیوں کی ایک بستی کو جلایا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر فوراً اظہار ناراضی ہوا۔

ہمارے نبی کریم ﷺ جنہوں نے ہمیں اس قسم کے واقعات بتائے ہیں، اسے صرف اسی قسم کے کردار کی توقع کی جاسکتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت میں ایسے افراد گزرے ہیں جن کی تعریف میں کہا جاتا ہے کہ وہ تو کسی چیونٹی کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتے۔ یہ لوگ اپنے پاؤں میں گھنٹیاں باندھ لیا کرتے تھے تاکہ گھنٹی کی آواز سن کر حشرات الارض ان کے راستے سے ہٹ جائیں اور ان کے قدموں تلے نہ آئیں۔ یہ کس قدر گہرائی و گیرائی کی حامل شفقت ہے اور رحمت کی کتنی عمدہ مثال ہے کہ چیونٹی بھی آپ ﷺ کی رحمت کے دائرے سے خارج نہیں۔ ایسا انسان کبھی بھی جان بوجھ کر ظلم وستم کا ارتکاب نہیں کرسکتا۔

رسول اللہ ﷺ ''منیٰ'' میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک چٹان سے سانپ نکل آیا۔ صحابہ کرام اسے مارنے کے لیے دوڑے، لیکن وہ کسی چٹان کی زد میں گھسنے میں کامیاب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ جو یہ منظر دور سے دیکھ رہے تھے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے شر سے تمہیں اس کے شر سے بچالیا۔''(405)

رسول اللہ ﷺ کی رائے میں صحابہ کرام کے اس ارادے میں بھی شر پنہاں تھا، اس لیے کہ مقتول اگرچہ سانپ ہی کیوں نہ ہو دنیا کے اس نظام میں اس کا بھی مخصوص مقام ہے۔ کسی بھی غیر ضروری قتل سے ماحولیات توازن خراب ہوتا ہے اور اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ زراعت کے تحفظ کے نام پر حشرات الارض کے خلاف لڑی جانے والی جنگ ماحولیاتی توازن کے تناظر میں ایک جرم ہے، لیکن تعجب کی بات ہے کہ آج اس جرم کا ارتکاب سائنس کے نام پر کیا جارہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا اور پھر چھری تیز کرنے لگا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اپنی چھری سے لٹانے سے پہلے کیوں نہ تیز کرلی۔''(406)

یہ اس شخص پر ایک قسم کا اظہار ناراضی تھا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا پھر وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا:''اس اونٹ کا مالک کون ہے؟''لوگوں نے کہا:''فلاں'' آپ ﷺ نے فرمایا:''اسے بلاؤ'' چنانچہ لوگ اسے لے آئے ۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے۔''اس نے عرض کی:

''یارسول اللہ! ہم بیس سال تک اس اونٹ سے بار برداری کا کام لیتے رہے ہیں، اب ہم نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا ہے۔'' اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''اس نے اسی بات کی شکایت کی ہے۔تم نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے۔بیس سال تک اس سے کام لینے کے بعد جب اس کی ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور جلد پتلی ہو گئی تو تم نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا'' مالک نے کہا : ''یارسول اللہ! یہ آپ کا ہو گیا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اسے دوسرے اونٹوں کی طرف بھیج دیا گیا۔(607)

رسول اللہ ﷺ کی رحمت وشفقت آج کے ہیومن ازم کے علمبرداروں کی مزعومہ رحمت سے کہیں بڑھ کر تھی، لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی عظیم فراست کے ذریعے اپنی وسیع رحمت کو افراط وتفریط کا شکار ہونے سے بچالیا۔

آپ ﷺ نے کبھی بھی نرمی، رحمت یا درگزر کے نام پر کسی برائی یا گناہ کے بارے میں نرمی برتی اور نہ ہی اسے پنپنے یا جڑیں پھیلانے کا موقع دیا، کیونکہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے کہ بہیمانہ طبیعت کے مالک گناہ گار مجرم کے ساتھ کسی بھی قوم کی درگزر کا نتیجہ ہزاروں بے گناہ انسانوں کے حقوق کی پامالی کی صورت میں نکلے گا۔ہمیں انتہائی افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ ماضی کی بہ نسبت دورِ حاضر میں اس قوم کی زیادتیوں کی مثالیں کافی زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ہم نے انتشار پسندوں اور اسلامی عقائد، ورثے اور ماضی کے دشمنوں سے درگزر کے نتائج کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اور آج بھی کر رہے ہیں، جس کی تکلیف سے ہمارے دل پارہ پارہ ہیں۔اگر رحمت وشفقت کو میانہ روی کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے تو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اس کے انتہائی برے نتائج برآمد ہوتے ہیں، تاہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں رحمت کے منفی استعمال کی ایک بھی مثال کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ انسانیت کے ساتھ جان سوزی کی حد تک محبت کرتے تھے۔آیت مبارکہ:

''(اے پیغمبر) اگر اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے۔'' میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے، نیز جب نبوت کی بادِ نسیم کے جھونکے آپ ﷺ کو محسوس ہوئے اس وقت آپ ﷺ ایک غار میں معتکف تھے اور وہیں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو انسانیت سے محبت تھی اور آپ نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا تصورِ جہاد بھی چشمہ رحمت سے پھوٹتا ہے، بعض اوقات لوگوں کو جہاد کی وجہ سے کچھ دینوی نقصان پہنچتا ہے، لیکن اس کے بدلے انہیں اخروی زندگی میں اس قدر نفع پہنچتا ہے کہ اس کے مقابلے میں یہ نقصان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ اپنی تلوار کی دھار سے جنت کے راستے کھولتے تھے، لہٰذا یہ بھی آپ ﷺ کی عالمگیر رحمت کا ایک پہلو ہے۔

☆☆☆☆☆

# توبہ گناہوں کا علاج

تحریر: میڈم ارم شہزادی البرھان ایجوکیشنل سسٹم

ہم لوگ توبہ کی اہمیت وفضیلت اور گناہوں کی نحوست اور حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ کی افادیت کی بنا پر تمام مخلوق کو اس کا حکم دیا ہے۔ کوئی بھی انسان اس سے مستثنیٰ نہیں حقیقت میں توبہ اصلاحِ احوال و اعمال اور ظاہر و باطن کی پاکیزگی کا دوسرا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا:

الندم توبہ یعنی نادم ہونا ہی توبہ ہے۔

شرمندگی اور ندامت توبہ کا ایک بہت بڑا رکن ہے "ندامت میں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ آخرت کے خوف کی وجہ سے ہو محض دنیاوی بے عزتی یا گناہ میں مال ضائع ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "اللہ تعالیٰ کسی بندے کے گناہ پر نادم ہونے کو ملاحظہ فرما کر اس کے توبہ کرنے سے پہلے ہی اسے معاف فرما دیتا ہے"۔

## توبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ:

جب توبہ کا فاعل بندہ ہو تو اس کا معنیٰ ہے بندے نے معصیت سے اطاعت کی طرف رجوع کیا۔

اِمام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "توبہ کے چار ارکان ہیں پہلا رُکن یہ ہے جو گناہ سرزد ہوا ہے اس پر نادم ہو۔ دوسرا رُکن یہ ہے فوراً اس گناہ کو ترک کر دیں۔ تیسرا رکن ہے کہ آئندہ اس گناہ سے باز رہنے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ چوتھا رکن یہ ہے حسب مقدور اس گناہ کا تدارک اور تلافی کرے مثلاً نماز چھوٹ گئی ہے تو اس کی قضاء پڑھے۔

قرآن وحدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

## قرآن وحدیث میں توبہ کی اِفادیت واہمیت:

"اے ایمان والو تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو" (سورۃ نور آیت نمبر ۳۱)

"اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو" (سورۃ ہود آیت نمبر ۳)

"جو کوئی کر بیٹھے تم میں سے برائی نادانی سے تو پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے" (سورۃ الا انعام آیت نمبر 54)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

''اے لوگو اللہ کی جناب میں توبہ کیا کرو میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔'' (مسلم شریف)

''اللہ تعالیٰ کو نوجوانوں کی توبہ سے بڑھ کر (کائنات کی)

کوئی چیز بھی زیادہ محبوب نہیں ہے" (الدیلمی)

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو" (طبرانی)

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دست رحمت کو رات کے وقت بڑھاتا ہے۔ تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور دست رحمت کو دن کے وقت بڑھاتا ہے کہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا''۔

رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے۔

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

ترجمہ:...... ''اے اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے'' کسی شخص نے حضور ﷺ سے عرض کی میں گناہ کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا استغفار کرلو۔ اس نے کہا میں پھر گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا پھر استغفار کرلو اس نے کہا پھر گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا پھر استغفار کرتے جاؤ حتیٰ کہ شیطان مایوس ہو کر تمہیں چھوڑ دے۔ توبہ کے معنی اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

## توبہ کی اقسام

توبہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) توبہ (۲) انابت (۳) اوبت

(۱) ......جو شخص خوف عذاب سے توبہ کرے وہ صاحب توبہ ہے۔

(۲) جو طمع ثواب کیلئے توبہ کرے وہ صاحب انابت ہے۔

(۳) جو غفلت سے توبہ کرے وہ صاحب اوبت ہے۔

## خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صالحین کی نظر میں توبہ کا مفہوم

☆......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر مغفرت طلب کرلی اس نے اصرار نہیں کیا خواہ دن میں ستر مرتبہ اس گناہ کو دہرائے۔ (سنن ابوداؤد)

☆......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اعمال کا حساب کرلو اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے

☆......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا کی فکر دل میں اندھیرا اور آخرت کی فکر روشنی اور نور پیدا کرتی ہے۔

☆......حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہٗ نے حدیث بیان کی اور سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کوئی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اس گناہ پر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

☆......حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں ''کریم'' کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا اور ''حکیم'' کبھی آخرت پر دنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔

☆......حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کیا؟ گناہ گار کی توبہ قبول ہوتی ہے؟

فرمایا انسان اس وقت تک توبہ کر ہی نہیں سکتا جب تک اللہ توفیق نہ دے اور جب توفیق مل جائے پھر قبولیت میں شک نہیں رہتا۔

☆......حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے۔

''میں ایک دن حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ کی

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو پریشان پایا۔ آپ نے بتایا کہ آج میرے پاس ایک نوجوان نے آ کر سوال کیا کہ توبہ کسے کہتے ہیں میں نے اسے بتایا کہ تو اپنے گناہوں کو فراموش نہ کرے۔ اس نوجوان نے میری بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ ''توبہ تو یہ ہے اپنے گناہوں کو فراموش کردے حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کہنے لگے کہ میرے نزدیک بھی اس نوجوان کی بات سچی تھی''

## جوانی کی توبہ

جوانی میں توبہ کرنا یہ پیغمبروں کا شیوہ ہے اور بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیز گار بن جاتا ہے تو بڑھاپے میں جا کر کوئی توبہ کرے تو اس کی توبہ وہ وقعت نہیں رکھتی جو ایک جوان کی توبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں درجہ رکھتی ہے اس لئے ایک بزرگ تھے ان کو جب بھی کوئی مہم پیش آتی تو وہ نیک نوجوانوں سے دُعا کرواتے ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت سے سرشار ہو۔

کسی نے پوچھا کہ بڑے بڑے مشائخ موجود ہیں ان کے بجائے آپ نوجوانوں سے دُعائیں کرواتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو نیک نوجوان ہوتا ہے جب وہ اللہ کے سامنے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس کے ہاتھ کو خالی لوٹاتے ہوئے اللہ کو حیا آتی ہے ایسے نوجوان بچے اور بچی کی دُعا اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوتی ہے جو گناہوں سے بچ کر نیکی اور پرہیزگاری کی زندگی گزارتے ہیں۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ سے پہلے پانچ کو غنیمت جانو۔

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے
(۳) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (۴) زندگی کو موت سے پہلے
(۵) فراغت کو مصروفیت سے پہلے

## عبداللہ ابن مبارکؒ کی توبہ :

عبداللہ بن مبارکؒ جوانی میں کسی عورت کے ساتھ تعلقات بنا بیٹھے حتیٰ کہ اس کو کہا ملنے کے لئے کوئی وقت نکالو، اُس نے رات کو کوئی وقت دیا یہ ساری رات انتظار میں رہے مگر ملاقات نہ ہو سکی اس حالت میں صبح کی اذان ہوگئی جب اذان ہوئی تو دل پر چوٹ لگی کہ میں ایک عورت کی وجہ سے ساری رات جاگتا رہا مجھے اس عورت کا ملاپ بھی نصیب نہ ہوا کاش میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں ساری رات جاگتا تو مُجھے اللہ اپنی ولایت عطا فرما دیتے یہ سوچ کر دل میں پکی توبہ کر لی اور علم حاصل کرنے کے لئے علماء کی بستی کی طرف چل پڑے جب شہر سے باہر نکلے ایک بزرگ بھی اس بستی کے قریب جا رہے تھے گرمی کے عالم میں بادل کے سایہ میں چلتے رہے۔ یہی سمجھتے رہے کہ بزرگ کی برکت ہے کہ بادل کا سایہ ہے اور بزرگ بھی یہی سمجھتے رہے کہ مجھ پر اللہ کی رحمت ہوئی کہ بادل کا سایہ ہے لیکن جب اپنی اپنی منزل کی طرف جاتے ہوئے دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اس بزرگ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ بادل کا سایہ تو عبداللہ بن مبارکؒ کے سر پر تھا وہ واپس لوٹے اور عبداللہ بن مبارک کو پکڑ کر کہا کہ مُجھے اللہ کے لئے بتاؤ کہ تم نے کونسا ایسا عمل کیا کہ اللہ نے گرمی کی شدت سے حفاظت کے لئے تیرے سر پر بادل کا سایہ کر دیا ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہا کہ میں نے ایک گناہ سے سچی توبہ کی اور میں نیک بننے کے لئے علماء کی بستی کی طرف چل پڑا میرا پروردگار کتنا قدردان ہے کہ اس نے دنیا کی دھوپ میں بچنے کا انتظام کر دیا میں امید کرتا ہوں کہ وہ جہنم کی آگ سے بھی محفوظ فرما دے گا۔ تو جب پروردگار اتنا قدردان ہو کہ آدمی اگر گناہوں سے سچی توبہ کرے تو پروردگار دنیا کی تپش سے بچا دیتا ہے تو

پھر جہنم کی آگ سے انہیں کیوں نہیں محفوظ فرمائے گا۔

## اجابت توبہ کی علامت و پہچان

توبہ کے مقبول ہونے کی چار علامتیں ہیں۔

۱......فاسق لوگوں سے علیحدگی اختیار کرے اور نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرے۔

۲......ہر قسم کے گناہ سے قطع تعلق ہو کر اللہ کی عبادت اور اطاعت کی طرف متوجہ ہو۔

۳......اس کے دل سے دنیا کی خوشی زائل ہو جائے اور ہمیشہ آخرت کا غم کرے۔

۴......جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے مثلاً رزق وغیرہ اس سے دل کو فارغ کرے اور اللہ کی عبادت اس کے احکام کی تعمیل میں مشغول ہو۔

## توبہ میں جلدی اللہ کو پسند ہے

قرآن مجید میں ہے کہ توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک فرشتہ نیک اعمال تحریر کرتا ہے اور دوسرا برے اعمال جب کوئی شخص نیکی کرتا ہے تو اسے اسی وقت لکھ دیا جاتا ہے اور اگر گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کا فرشتہ دوسرے فرشتے کو گناہ لکھنے سے روکتا ہے کہ ٹھہر جاؤ شاید یہ اپنے گناہ پر نادم ہو جائے گناہ معاف ہو جائے اور گناہ تحریر کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوا اکثر نیک لوگوں کے دل میں گناہ کا احساس اِسی وقت ہو جاتا ہے منہ سے استغفار کے کلمے نکلتے ہیں دل میں ندامت ہوتی ہے ایسے لوگوں کے لیے جنت کی خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے ایمان والو! اللہ کی جناب میں سچے دل سے توبہ کرو امید ہے تمہارا رب دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تمہیں داخل کرے گا ایسے باغات میں جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔(سورت التحریم آیت نمبر ۸)

''بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو محبوب بنا لیتا ہے''۔(البقرہ ایت ۲۲۲)

گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب سے نقصان اور خطرہ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے گناہگاروں کے گناہ معاف کرنے کے لیے اور نیکوکاروں کے درجات بلند کرنے کے لیے توبہ کی تلقین فرمائی ہے۔

جس کا رتبہ بلند ہوتا ہے اور جس کو اللہ تعالی کی قربت نصیب ہوتی ہے اس سے گناہ صغیرہ بھی سرزد نہیں ہوتے بلکہ ہر مخالفت اس کے نزدیک گناہ کبیرہ ہوتی ہے جب بندہ گناہ کو چھوٹا اور حقیر سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑا سمجھتا ہے جب بندہ اسے بڑا سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھوٹا سمجھتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ مومن اپنے گناہ کو پہاڑ کی طرح دیکھتا ہے منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح حقیر خیال کرتا ہے جو اس کے ناک پر بیٹھے اور اسے اڑا دیا جائے۔

گناہ کی چھوٹائی کا خیال نہ کرو بلکہ اس ذات کی کبریائی پر نگاہ رکھو جس کے سامنے تم یہ گناہ کر رہے ہو۔

انسان اُخروی اعتبار سے اپنے معمولات زندگی کا محاسبہ کرے پھر جو کام اس کی آخرت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا نہیں درست کرنے کی کوشش میں لگ جائے اس طرح کرنے سے انسان میں خوف خدا بیدار ہوتا ہے جس سے نیک اعمال کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور گناہوں سے وحشت محسوس ہوتی ہے اور سابقہ زندگی میں ہو جانے والے گناہوں پر توبہ کی توفیق بھی حاصل ہو جاتی ہے اللہ ہم سب کی سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائیں: آمین

# ایک مومنہ سسرال والوں کا احترام کرتی ہے

**ان طریقوں میں سے ایک طریقہ جو ایک مسلمان بیوی اپنے شوہر کے اعزاز و احترام کو ظاہر کرنے کے لیے اختیار کرتی ہے اپنی ساس کا احترام اور ان کی عزت افزائی ہے۔**

ایک مومنہ جو اسلامی تعلیمات سے باخبر ہے، اس حقیقت کو جانتی ہے کہ انسان پر سب سے زیادہ اس کی ماں کا حق ہے، جیسا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں دیکھ چکے ہیں، لہٰذا وہ ساس کا ادب واحترام کر کے نہ صرف اپنے شوہر سے تعاون کرتی ہے بلکہ خود اپنے ساتھ بھی تعاون کرتی ہے۔ اس طرح وہ نیک کاموں میں اور تقویٰ اختیار کرنے میں شوہر کی مدد کرتی ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں ہدایت کی گئی ہے۔ اس وقت شوہر کے خاندان اور خاص طور پر ساس کا ادب واحترام کر کے وہ شوہر کی نظر میں بھی محبوب بن جاتی ہے۔ ایک معزز، شریف اور صالح انسان کے لیے اس سے زیادہ کوئی بات خوشی کا باعث نہیں ہوسکتی کہ اس کی بیوی اور اس کے اہل خاندان کے درمیان محبت اور احترام کا رشتہ گہرا اور مضبوط رہے اور اس سے زیادہ تکلیف دہ بات ایک شریف آدمی کے لیے اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ خاندانی شیرازہ بری طاقتوں کی سازش اور نفرت سے منتشر ہو۔ ایک مسلمان خاندان جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اسلامی تعلیمات پر چلتا ہو اس سے اس کی امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ جاہلانہ طور طریقے کو اختیار کر لے جو عام طور پر اس ماحول میں رائج ہیں جو اسلامی تعلیمات سے کوسوں دور ہے۔ ایک مسلمان عورت خود کو ان حالات میں گھرا پا سکتی ہے جس میں سسرال رشتے دار اس کو آزمائیں، اگرچہ وہ لوگ خود اچھے اخلاق کے نہ ہوں۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے ان کو اپنا گرویدہ بنا سکتی ہے، جس کے لیے اس کے اندر بے پناہ ہوشیاری، معاملہ فہمی، وضع داری اور برائی کو بھلائی سے دفع کرنے کی صلاحیت ہونا ضروری ہے۔ اس طرح وہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے شوہر کے رشتہ داروں کے درمیان تعلقات میں توازن برقرار رکھنے میں کامیاب ہوسکتی ہے اور اس طرح وہ خود کو اور اپنی ازدواجی زندگی کو ان خرابیوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے جو باہمی تعلق میں خلل اور عدم توازن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ مسلمان عورت اس خوش کمانی میں مبتلا نہیں ہوتی کہ اچھی شریک حیات ہونے کے لیے شوہر کے ساتھ صرف اس کا بااخلاق ہونا کافی ہے اور شوہر کے ذمہ کچھ نہیں ہے اور ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں اس کی کوتاہیاں اثرانداز نہیں ہوتیں۔ اسلام نے ازدواجی زندگی کو استوار کرنے کے لیے میاں بیوی دونوں پر ذمہ داریاں ڈالی ہیں اور دونوں کے حقوق متعین کیے ہیں۔ شوہر کی خدمت اور احترام سے متعلق بیوی کی ذمہ داریاں اس کے ان حقوق سے جو اس کو شوہر پر حاصل ہیں متوازن ہوتی ہیں جن کی حفاظت سے اس کے عزت ووقار کی حفاظت کرے۔ بیوی کے جو حقوق ہیں وہ شوہر کے فرائض ہیں اور بیوی کے جو فرائض ہیں وہ شوہر کے حقوق ہیں۔ شوہر کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان ان حقوق کو ادا کرے۔

شوہر کے فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ بحیثیت شوہر جو اس کی ذمہ داری ہے وہ ٹھیک ٹھیک ادا کرے۔ یہ ذمہ داری اس مرد سے ادا ہوگی جو اپنے خاندان اور گھر میں ایک کامیاب لیڈر رہے اور مردانہ خوبیوں کا مالک ہے۔ (بقیہ: صفحہ 10 پر)

تفہیم المسائل سے

# عورت کے لیے کچھ خاص

از مفتی منیب الرحمٰن

## بدزبان بیوی

سوال:......میرے دوست آٹھ بچوں کے باپ ہیں۔ دو سال کا عرصہ ہوگیا ہے وہ جب بھی اپنی بیوی سے رجوع کرتے ہیں، ان کی بیوی بدزبانی کرتی ہیں۔ میرے دوست کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنا سنت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟ کیا انہیں طلاق دے دینی چاہئے؟

(مرتضیٰ خان۔ کراچی)

جواب:......ایسی بیوی جو بدخلق، تندمزاج اور بدخو ہو، اسے قرآن کی اصطلاح میں ناشزہ کہا جاتا ہے، ایسی عورت کے لیے قرآن مجید میں سورۃ النساء نمبر ۳۴ میں تین مراحل اصلاحی نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ یہ اصلاحی تدبیر کارگر نہ ہو تو اس کی خواب گاہ الگ کردی جائے اور اس کا بھی اس پر کوئی اثر مرتب نہ ہو تو اسے معمولی تادیبی سزا دی جائے۔ اگر وہ ان میں سے کسی بھی مرحلے میں اصلاح قبول کرلے اور اپنی ضد، ہٹ دھرمی اور گستاخانہ رویے سے باز آجائے تو بغیر کسی انتقامی کارروائی کے کھلے دل سے اسے اپنالو، اور قرآن فرماتا ہے کہ اس سے کوئی زیادتی نہ کرو لیکن اگر آپ کے بیان کردہ حقائق درست ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے دوست کہ اہلیہ ہرگز مائل بہ اصلاح نہیں، ایسی صورت میں وہ دونوں احسن طریقے سے اپنی راہیں جدا کرسکتے ہیں۔ اسلام نے طلاق یا خلع کا انتہائی ناخوشگوار، تلخ اور تکلیف دہ راستہ انہی ناگواریوں سے بچ نکلنے کے لیے رکھا ہے۔

## نکمے، مفت خور شوہر سے نجات:

سوال...... :ایک عورت نکمے، ہڈ حرام اور مفت خورے شوہر سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے، جو کچھ نہیں کرتا اور سسرال میں بیٹھ کر بیوی کی تنخواہ پر گزارہ کرتا ہے، عورت حق مہر سے بھی دستبردار ہونے کے لیے تیار ہے۔ فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، مگر شوہر عدالت میں حاضر ہی نہیں ہوتا، عورت کی گلوخلاصی کیسے ممکن ہے؟

(چشتی دلبر چوہان، گلشن حدید۔ کراچی)

جواب:......عورت کو چاہئے کہ عدالت میں فسخ نکاح کیلئے دعویٰ دائر کرے اور اس کی وجوہ تحریر کرے کہ شوہر رہائش اور مصارف زندگی (نان ونفقہ) نہیں دے رہا، عدالت پر لازم ہے کہ پولیس کے ذریعے (یعنی ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرے) شوہر کو اصالتاً عدالت میں طلب کرے اور اسے جواب دعویٰ داخل کرنے کا موقع دے، اگر عدالت حقائق، واقعات اور شواہد کو دیکھ کر مطمئن ہو جائے کہ شوہر بیوی کے حقوق پورے نہیں کررہا اور نہ پر آمادہ ہے تو فسخ نکاح کا حکم جاری کرسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

# پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

تحریر: حاجی محمد یوسف نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا، میں نے ایک یہودی کا ایک اُوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا تو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ تمہاری طرف سے اَدا فرمادے گا'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ان کے ساتھ یہ کلمات پڑھو:

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهِمَا عَنْ رَّحْمَةٍ مِّمَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ

''آپ ﷺ فرمائیں! اے میرے اللہ (جل جلالک) اے ملکوں کے مالک، تو جسے چاہے، بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل فرمادیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرمادیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اَیسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض اَدا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرما دے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔

## ضرر اور حاجت کے وقت کی نماز اور دُعا:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک نابینا صحابی رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یارسول اللہ ﷺ اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (یعنی آنکھوں کی بینائی درست ہوجائے اور میں شفاء پاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا، آپ ﷺ دُعا فرمادیجئے۔ آپ ﷺ اُس کو حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس کو فرمایا دو رکعت نماز ادا کر اور دُعا یوں کر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

(بقیہ: صفحہ 29 پر)

# میت کے احکام

## (کتاب وسنت کی روشنی میں)

تحریر: حافظہ تسمیہ تبسم

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ۔زندگی اور موت ، زندگی میں تو وہ اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی رہتا ہے لیکن جیسے ہی انسان داعئ اجل کو لبیک کہتا ہے۔اس کا ناطہ دارالفناء سے ٹوٹ جاتا ہے۔اس میں اس میت کا سب سے پہلا حق جو اسکے مطابق تکفین وتدفین کا انتظام وانصرام کیا جائے۔

میت زندگی میں جس قسم کے کپڑے استعمال کرتی تھی اسی قسم کے کپڑوں میں اسے کفنایا جائے گا یعنی وہ عمدہ لباس استعمال کرتی تھی تو عمدہ کپڑے میں کفنایا جائے گا اور اگر اوسط یا ادنی کپڑے زندگی میں استعمال کیئے ہیں تو اسکو اسی قسم کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

## مسنون کفن

مسنون کفن تین کپڑے ازار یعنی چادر سر سے پاؤں تک ،قمیص گردن سے پاؤں تک ، لفافہ یعنی پوٹ کی چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مبارک کفن بھی یہی تھا عورت کے لئے اوڑھنی اور سینہ بند دو کپڑے زائد ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جب تم اپنے کسی بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دو''

اچھا ہونیکا مطلب یہ ہے کہ کفن میت کے قد وقامت کے مطابق ہو عمدہ اور سفید ہو۔ناموری کے لیے عمدہ کفن دینا شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کفن میں غلو نہ کرو کیونکہ وہ جلد ختم ہو جائے گا۔

غلو سے مراد ہے کہ پانچ کپڑوں سے زائد کپڑے استعمال نہ کیئے جائیں۔

آجکل ہمارے ہاں بہت سی قبیح رسومات رائج ہیں۔ جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میت کو کفن کے نیچے سے پورا سوٹ سلائی کر کے پہنایا جاتا ہے۔یہ رسم اخلاقی اور شرعی دونوں اعتبار سے ناجائز ہے۔چونکہ شریعت نے عورت کو پانچ کپڑے کفن کی تعداد بتائی ہے لہٰذا اس سے زائد کرنا شرعی اعتبار سے قطعاً صحیح نہیں ہے۔

## غسل میت

''میت کو غسل دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ میت کو تختے پر لٹائیں اس کے ستر کو کپڑے سے ڈھانک کر باقی کپڑے جسم سے الگ کر دیں۔سب سے پہلے وضو کرائیں۔لیکن کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالیں۔پھر اسکے اوپر پانی بہادیں۔میت کا سر دھوئیں۔پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں تا کہ داہنی طرف سے غسل شروع ہو۔پھر پانی

بہائیں یہاں تک کہ معلوم ہوجائے کہ پانی میت تک پہنچ گیا۔ پھر داہنی کروٹ لٹا کر اس پر بھی اسی طرح پانی بہائیں کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر اس کی کمر کے نیچے کوئی چیز رکھ کر اس کے سہارے بٹھائیں اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ نیچے کو ملیں۔ اگر کچھ نکلے تو اسے دھودیں اور دوبارہ غسل نہ دیں۔ نہ پھر وضو کرائیں پھر کسی خشک کپڑے سے جسم کو خشک کر کے کفنائیں۔ سر پر خوشبو لگائیں اور سجدہ کے اعضاء پر کافور ملیں''۔

نوٹ:...... پانی کو بیری کے پتے ڈال کر ابال لیں اور اس سے غسل دیں۔ سجدہ کے اعضاء سے مراد وہ اعضاء ہیں جو سجدہ کرتے وقت زمین پر ٹکتے ہیں۔ یعنی ناک پیشانی دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے دونوں قدم

## کفن پہنانے کا طریقہ :

سب سے پہلے بڑی چادر بچھا کر اس پر میت کو رکھیں۔ اس کو ازار اور پھر قمیض پہنا کر چادر پر رکھ کر پہلے بایاں پھر دایاں پلہ لپیٹ دیا جائے۔ پھر اسی طرح بڑی چادر کو لپیٹا جاتا ہے۔ میت عورت کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قمیض پہنا کر بالوں کے اوپر اور چادر کے نیچے کفنی کی جائے سینہ بند قمیض کے اوپر سے ہونا چاہیے۔

ہمارے ہاں آجکل بہت سی قبیح رسموں نے رواج پکڑ لیا ہے کہ غسل سے پہلے میت کی چارپائی کے نیچے آٹا اور نمک رکھا جاتا ہے جنازہ اٹھانے کے بعد اسکو ضائع کر دیا جاتا ہے یہ ایک فعل قبیح اور ہندوانہ رسم ہے قدیم ہندو معاشرے میں یہ رسم پائی جاتی تھی۔ جو کام کفار سے مشابہ ہو اسکو کرنا قطعاً حرام ہے۔

اس کے علاوہ اگر کوئی شادی شدہ عورت فوت ہوجائے تو اس کو مہندی لگائی جاتی ہے یہ کام قطعاً ناجائز اور ممنوع ہیں۔ بال تراشنا، ناخن کاٹنا اور میت کے بالوں میں کنگھا کرنا یہ سب کا سب زیب و زینت میں آتے ہیں اور میت ان سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لیے ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارکہ ہے کہ ''مرنے کے بعد تزئین جائز نہیں''

ایک اور رسم ہمارے ہاں میت کو نہلانے کے لیے کسی کی خدمات لی جاتی ہیں۔ اس کام کے لیے خصوصی عورتوں کو ڈھونڈا جاتا ہے حالانکہ میت پر سب سے پہلا حق اس کے ورثاء کا ہوتا ہے ماں کو بیٹی، بیٹی کو ماں اور باپ کو بیٹا یا بیٹے کو باپ غسل دے۔ اگر ورثاء موجود نہ ہوں تو اجرت پر خدمات لی جاسکتی ہیں۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ رشتہ دار اور احباب اس کام کو انجام دیں کیوں کہ جو الفت اور محبت اپنوں کے دل میں ہوتی ہے دوسروں کے دل اس سے خالی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دی گئی ہے۔

اللہ پاک ہمیں ان قبیح رسومات سے بچنے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بجاہ الامین)

## بقیہ (پہاڑوں کے برابر قرض)

''اے میرے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی (حضرت) محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہو یا محمد ﷺ میں آپ ﷺ ہی کے وسیلہ سے اپنے ربّ (کریم) کی بارگاہ میں اپنی حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دُعا کرتا ہوں) تاکہ وہ میرے لئے پوری ہوجائے یا اللہ تو میرے بارے میں آپ ﷺ کی سفارش قبول فرما''۔

# مکاتیب الفردوس سے مکتوبات

درج ذیل مکتوبات شریف ''مکاتیب الفردوس'' سے لئے گئے ہیں جو کہ شیخ المشائخ حضرت قبلہ خواجہ عالم خواجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ فتحیہ گلہار شریف کوٹلی آزاد جموں وکشمیر کے فرامین پر مشتمل ہیں جو آپ نے احباب کے خطوط کے جوابات میں تحریر فرمائے ہیں۔(ادارہ راہنمائے خواتین)

## مکتوب نمبر 141

ایک لڑکی کا خط معرفت صوبیدار سخی محمد

سراڑی بازار، بھیرہ آزاد کشمیر

خط کا خلاصہ

بی اے پاس ہوں۔ یونیورسٹی میں داخلے کا شوق ہے مالی وسائل اور نمبر بھی کم ہیں۔ رشتے کے سلسلے میں بھی پریشان ہوں۔ایک آدمی سے میری وابستگی تھی لیکن اس کے متعلق بھی غلط باتیں سنی ہیں وغیرہ۔

خط کا جواب

۱۶فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، تشویش کا علم ہوا۔ بندہ عامل نہیں ہے اس معاملہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔کسی عامل سے رجوع کریں۔البتہ بندہ آپ کو مشورہ دے گا کہ نماز کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اپنی حاجات اس ذات کے سامنے پیش کریں وہ ذات قاضی الحاجات ہے۔ بندہ بھی دعا گو ہے۔

فقط

والسلام

## مکتوب نمبر 142

مولوی فضل حسین صاحب چھتروہ والوں کا خط

(۱)......حافظ محمد صدیق کے رشتہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲)......کیا وجہ ہے کہ آپ اذان سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔اس کے سبب وہابیوں کو تقویت مل رہی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ آپ کی مساجد میں بھی تو درود شریف نہیں پڑھا جاتا۔

(۳)......قاری غلام سرور صاحب کی مسجد کے قریب چوہدری صاحب چیئر مین بنے ہیں انہوں نے خوب کنجریاں منگوائیں اور کئی دن آتش بازی ہوتی رہی اور پھر قاری صاحب نے ان کے گھر کا کھانا قبول کرلیا۔آپ اس سلسلہ میں قاری صاحب اور مسجد کمیٹی والوں کو تاکید کریں اور دعا فرمائیں کہ یہ معاشرہ بہتری کی طرف جائے۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

۱۸فروری ۱۹۹۲ء

سلام مسنون! آپ کا خط ملا، آپ کے خیالات پاکیزہ

ہیں۔ان سے آپ کے دینی جذبہ کی عکاسی ہوتی ہے۔اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں اور فقہ امام اعظم کے پیروکار ہیں۔ ہماری مساجد میں اذان سے پہلے درود شریف کا رواج نہیں۔ حالانکہ ہمارے احباب وظائف میں درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا تعمل سلف صالحین پر ہے۔اس کی اصل وہاں نظر نہیں آتی۔ ورنہ ہم سے یہ کوتاہی نہ ہوتی۔

ہمارا ناقص خیال ہے کہ جب سے وہابیت اور اس کی ہم خیال جماعتوں کی سرزمین ہند میں نمود ہوئی اور ان سے متعلق یہ تاثر بڑھا کہ وہ درود شریف سے اہل سنت و جماعت کی طرح عقیدت نہیں رکھتیں۔ اہل سنت و جماعت کے بعض حضرات نے اپنی شناخت اور پہچان کے لئے اس کو رواج دیا۔ہم اس طرز فکر و عمل کے معترض نہیں نہ نکتہ چینی کرتے ہیں ۔ ہم ان کے اس عمل کو حسن عقیدت پر محمول کرتے ہیں اور اسے وجہ اختلاف نہیں بناتے۔یوں بھی جن امور کی سند سلف صالحین تک نہ پہنچی ہو اسے بحث کا موضوع نہیں بناتے۔

رہا رشتہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو آپ کے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔اللہ خوب جاننے والا ہے۔

آپ نے معاشرہ کی بے راہ روی کی شکایت کی ہے۔بجا ہے مگر سختی سے کام بگڑتا ہے،سنورتا نہیں۔ ہماری ذمہ داری نیک عمل کے اچھے نتائج کی خوشخبری دینا اور بدعمل کے برے نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔اس سلسلہ میں نرم خوئی اور عملی نمونہ دو ایسے موثرات ہیں جو آہستہ آہستہ انہیں سوچ کا دھارا بدلنے پر مجبور کر دیں۔حکیمانہ انداز میں ان تک اچھی باتیں پہنچاتے رہیں۔ یہ معاشرہ دو صدیوں تک اغیار کی یورش میں رہا ہے انہوں نے اسلام کا تشخص مٹانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ یہ ہمدردی کے مستحق ہیں۔انشاءاللہ آپ کی کوشش اور حسن تدبیر سے بہتر نتائج مرتب ہوں گے۔

فقط

والسلام

## مکتوب نمبر 143

محمد عارف بھٹی،

ساد برطانیہ

نفس مضمون

اہلیہ بیمار ہے لبلبہ کا کینسر ہے دعا کریں۔

دربار عالیہ کی جانب سے جواب

سلام مسنون! خط ملا، آپ کی پریشانی کا علم ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس پریشانی سے نجات دیں۔بندہ دعا گو ہے۔انسان کو اپنی ساری امیدیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ رکھنی چاہیں۔ وہ ذات قاضی الحاجات ہے۔آپ نماز پابندی سے پڑھیں، ہر روز دن میں ایک ہزار بار ''یا سلام'' (اے سلامتی دینے والے) اول و آخر 100 بار درود شریف خلوص اور توجہ سے پڑھیں۔ترجمہ ذہن میں رکھ کر پڑھیں۔وقت کی کوئی قید نہیں۔

دو تین گھونٹ پانی دم کر کے مریضہ کو ہر روز پلایا کریں۔ شفاء دینے والی وہی ذات ہے۔اپنے اسم پاک کے صدقے انشاءاللہ رحم کرے گی۔

فقط

والسلام

☆☆☆☆☆

# مجھے شفاء کیسے ملی

تحریر: حکیم محمد طارق

## نسخہ برائے چھرے کے کیل مھاسے چھائیاں

1- گلیسرین اور گلاب مساوی الوزن ملا کر چہرہ پر لگاؤ اور وہیں خشک ہوجانے دو۔ پونچھو نہیں۔

2- سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ایک ڈرام، یوڈی کولون 1/4 اونس پانی ایک پائنٹ میں ملا کر صبح وشام چہرے پر لگاؤ۔

3- پرکلورائیڈ آف مرکری 6 گرین، ہائیڈروکلورک ایسڈ۔ ایک ڈرام پانی 20 اونس (نصف پائنٹ) سب کو باہم ملا لو اور اس میں ایک اونس رکڈی فائڈ اسپرٹ، دو اونس عرق گلاب خالص اور ایک اونس گلیسرین بھی شامل کردو۔ اس عرق کو صبح وشام چہرے پر ملو۔ چہرہ پھول کی طرح صاف شاداب ہوجائے گا۔

## نسخہ برائے وائٹ فیس پائوڈر:

ٹالک پاؤڈر، چار اونس، پاؤڈر فلوز سٹائن ادرس نصف اونس، عطر گلاب صرف 8 قطرے، پہلے عطر کو صرف تھوڑے سے پاؤڈر میں ملائیں پھر اس پاؤڈر کو دوسرے باقی پورڈر میں ملالیں اور باریک ململ سے دوتین بار چھان لیں تاکہ خوشبو سارے پاؤڈر میں یکساں ہوجائے (نوٹ) یہ پاؤڈر عام طور پر پف (PUFF) سے چہرہ پر لگایا جاتا ہے۔ چہرے کو ملائم خوبصورت اور نرم رکھتا ہے۔

## نسخہ برائے ڈ ینٹل پائوڈر:

سنگجرا پاؤڈر 2 اونس، گیرو 3 ماشہ، یوکلپٹس آئل 20 قطرے، کاربارک ایسڈ 8 قطرے سکرین 1 ماشہ، سوپ سٹون 2 ڈرام سب پیس چھان کر باریک سفوف بنالیں۔

**خوراک:** انگلی سے دانتوں پر ملیں۔

## عمدہ اور نفیس منجن:

جلا ہوا سیپ، سنگجراح، شاخ گوزن سوختہ، ہر ایک 2 تولہ، لونگ کافور 3,3 ماشہ، واشنگ سوڈا 6 ماشہ، دانہ الائچی خورد، طباشیر، مصری کوزہ، گیرو سرخ، مصطگی رومی ہر ایک 1/2-4 ماشہ۔ سب باریک کر کے چھان لیں شیشی بھرلیں۔

**خوراک:** صبح شام ایک دو چٹکی بھر دانتوں میں خوب ملا کریں اور 15 منٹ تک کلی نہ کریں۔

**فائدہ:** دانتوں کو چمکاتا ہے۔ مضبوط کرتا ہے اور ان کو امراض سے محفوظ رکھتا ہے روزانہ استعمال کے لیے عمدہ منجن ہے بنا کر آزمائیں۔

**لا جواب سرمه:** پاؤ بھر روغن زیتون نہ مل سکے تو رغن کنجد کا کاجل حاصل کریں اب اس کے ہموزن سرمہ سیاہ ملالیں اور فی تولہ سرمہ میں 4 رتی کافور ملالیں اور خوب کھرل کریں

**خوراک:** صبح کے وقت ای دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں۔

**گلابی پاؤڈر:** سوپ سٹون 12 اونس، سفید کاشغری 5 تولہ، گلابی رنگ، ایک تولہ، سینٹ آف روز یا عطر گلاب 4 ماشہ، سب کو ایک ساتھ کھرل کریں اور خوب ملالیں۔

**خوراک:** ولایتی روئی کے نرم اور صاف پھائے سے چہرے پر حسب ضرورت لگایا کریں اسے عموماً سفید پاؤڈر کے بعد چہرے کے درمیانی حصہ پر لگائیں۔

## لب کی سرخی:

ہارڈ پیرافین ایک اونس، ویزلین سفید نصف اونس، ولایتی موم نصف اونس، ولایتی سرخ رنگ 3 ڈرام، سینٹ اچھی قسم چند قطرے سب ہلکی آنچ پر پگھلائیں اور کوئی